

مترجم : مظہر حسین مصنف : ارل اسٹینلے گارڈنر



تباہی کا سفر

<https://www.facebook.com/share/g/17gVK6Xocf/>

جین مار لو اپنے مالک کی مشکوک موت کے بعد ایک پراسرار اور سسپنس سے بھرپور سفر میں رہتی ہے۔ جب ایک ایجنٹ اس کے پیچھے آتا ہے تو اس کا راز کھلتا ہے، اور اس کا سامنا چالباز یوں، محبت، اور ماضی کے سائے سے ہوتا ہے

مسافر ٹرین میں بیٹھی عورت نے اس سے پہلے صرف ایک بار حقیقی خوف کا سامنا کیا تھا—صرف ڈر نہیں بلکہ وہ شدید خوف جو عقل کو مفلوج کر دیتا ہے۔ یہ اس وقت ہوا تھا جب وہ پہاڑوں میں کیمپ تک پہنچنے کے لیے ایک مختصر راستہ اختیار کرنا چاہتی تھی۔ اسے احساس ہوا کہ وہ راستہ بھٹک چکی ہے، تو اس کے اندر اچانک ایک زور آور خواہش پیدا ہوئی کہ وہ دوڑ پڑے۔ اس کے دماغ نے اسے خبردار کیا، مگر خوف نے اسے یہ سمجھایا کہ وہ صرف دوڑ کر ہی بچ سکتی ہے۔ خاموش پہاڑ اور سنسان جنگل اچانک دشمن بن گئے تھے، جیسے وہ اسے نفرت سے گھور رہے ہوں۔ اسے لگا کہ

بچنے کا واحد طریقہ دوڑنا ہے—حالانکہ یہ وہ سب سے بدترین چیز تھی جو وہ کر سکتی تھی۔

اب، ایک آرام دہ بین البراعظمی ٹرین میں بیٹھے ہوئے، وہی خوف پھر سے اس پر چھا گیا۔ اس کے اندر پھر سے وہی شدت کی خواہش جاگی کہ وہ فوراً دوڑ جائے۔ وہ جانتی تھی کہ جب وہ رات کے کھانے کے لیے گئی تھی تو کسی نے اس کے ڈبے کی تلاشی لی تھی۔ وہ یہ جانتی تھی کہ یہ کام کسی مرد کا تھا۔ اس نے سب کچھ جیسا تھا ویسا ہی رکھنے کی کوشش کی، مگر کچھ چھوٹی باتیں تھیں جو عورت فوراً محسوس کر سکتی ہے، لیکن مرد کی نظر ان پر نہیں جاتی۔

اس کا چیک دار کوٹ، جو اس نے اسٹیل کی چھوٹی الماری میں اس طرح لٹکایا تھا کہ اس کی پشت دروازے کی طرف ہو، اب الٹا لٹک رہا تھا، اور اس کے بٹن دروازے کی طرف تھے۔ یہ ایک معمولی سی بات تھی، مگر بہت اہم، اور یہی چیز سب سے پہلے اس کی نظر میں آئی، جس نے اسے ایک لمحے کے لیے سن اور بے حس کر دیا۔ اب، مسافر ٹرین میں بیٹھی ہوئی، وہ اپنی گھبراہٹ پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ بظاہر اپنے ہاتھوں کا بغور جائزہ لے رہی تھی، لیکن حقیقت میں، وہ مسافر ٹرین میں موجود مردوں کا جائزہ لے رہی تھی۔

اس کا مسئلہ اور پیچیدہ اس لیے ہو گیا تھا کہ وہ ایک خوبصورت اور متوازن جسم والی نوجوان عورت تھی، جس کے چہرے پر نرم و ملائم خدو خال تھے، آنکھیں چمکدار اور روشن تھیں، جسمانی طور پر وہ بہت دلکش تھی، اور عموماً اس کے ہونٹوں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ کی جھلک رہتی۔ اسی وجہ سے، ٹرین میں موجود ہر مرد کی نظر فوراً اس پر جا کر رک گئی تھی۔

سامنے کی نشست پر بیٹھا ہوا موٹا آدمی، جس کے ہاتھ میں ایک رسالہ تھا، دراصل وہ رسالہ نہیں پڑھ رہا تھا۔ وہ ایک بدھا کے مجسمے کی طرح بے حرکت بیٹھا تھا، اس کی نیم

تباہی کا سفر

بند آنکھیں کسی خیالی منظر پر مرکوز تھیں، جو ڈبے کی حدود سے کہیں دور تھا، لیکن وہ محسوس کر رہی تھی کہ وہ آنکھیں چپکے سے اس کی ہر حرکت کا مشاہدہ کر رہی تھیں۔ اس کی شخصیت میں کچھ اسرار تھا، اس کی درمیانی انگلی میں جڑا بڑا ہیرا اور اس کے سینے پر چمکتی ہوئی سستی سی ساٹائی پن، جیسے وہ توجہ حاصل کرنے کے لیے بے چین ہو۔

پھر اس کے دائیں طرف ایک اور شخص تھا۔ اس نے ابھی تک اس سے بات نہیں کی تھی، لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ بات ضرور کرے گا۔ بس کسی لمحے کا انتظار کر رہا تھا، جب اس کی بات چیت محض ایک بے تکلفی لگے۔

وہ تقریباً اٹھائیس یا انیس سال کا تھا، دھوپ میں جلا ہوا چہرہ، اور آنکھوں میں ایک سخت نوعیت کا نیلا رنگ تھا۔ اس کے ہونٹوں میں وہ مضبوطی تھی جو خود پر قابو پانے اور دوسروں کو قابو میں رکھنے والے شخص کی ہوتی ہے۔

ٹرین ایک جھٹکے سے ہلی۔ اس آدمی کا ہاتھ اس چھوٹی میز پر رکھے گلاس کی طرف بڑھا جو ان دونوں کے درمیان تھا۔ اس نے بے چینی سے اس کی اسکرٹ کی طرف نظر ڈالی۔

"معاف کیجیے گا،" اس نے کہا۔

"کچھ نہیں گرا،" وہ تقریباً بے ساختہ بولی۔

"میں خطرہ کم کر دیتا ہوں،" اس نے جواب دیا اور گلاس ہونٹوں سے لگا لیا۔ "آپ آخری اسٹاپ تک جا رہی ہیں؟ میں صبح چھ بجے سرد مغربی ریاست میں اتر رہا ہوں۔" چند لمحوں تک اس کا دہشت زدہ دماغ اس جملے کا مطلب نہیں سمجھ سکا، پھر اچانک اسے سکون کا احساس ہوا۔ تو یہ ایک شخص تھا جس پر وہ بھروسہ کر سکتی تھی۔

وہ جانتی تھی کہ جس آدمی نے اس کا سامان چیک کیا تھا، اسے وہ چیز نہیں ملی تھی جو وہ تلاش کر رہا تھا۔ کیونکہ وہ چیز ابھی بھی اس کے پاس تھی، احتیاط سے تہہ کی ہوئی، اور اس کے بائیں پاؤں کے نیچے مضبوط چپکنے والی ٹیپ سے بندھی ہوئی۔ اس کا

مطلب یہ تھا کہ دشمن جب تک وہ ٹرین میں ہے، وہ بھی ٹرین میں ہی رہے گا۔ انتظار کرتا، نگرانی کرتا اور مایوسی میں مبتلا ہوتا ہوا۔ شاید آخر کار، رات کے اندھیرے میں، وہ۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔ پہلے ہی ایک قتل ہو چکا تھا۔

لیکن اب اسے ایک ایسا شخص مل گیا تھا جس پر وہ بھروسہ کر سکتی تھی۔ ایک ایسا آدمی جسے وہ چیز نہیں چاہیے تھی جو وہ چھپا رہی تھی۔ بلکہ ایک ایسا شخص جو ممکنہ طور پر اس کا محافظ بھی بن سکتا تھا۔

آدمی اس کی اچانک دوستانہ باتوں پر تھوڑا حیران دکھائی دیا۔

"مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ ٹرین اس وقت کہیں رکتی ہے،" وہ مسکرا کر بولی۔

"یہ ایک جھنڈا اسٹاپ ہے،" اس نے بتایا۔

سامنے کی قطار میں بیٹھا موٹا آدمی نے ابھی تک کوئی حرکت نہیں کری تھی، لیکن وہ پوری طرح سے یقین کر رہی تھی کہ اس کی چمکتی ہوئی آنکھیں اسی پر مرکوز ہیں، اور وہ نہ صرف دیکھ رہا تھا بلکہ سن بھی رہا تھا۔

"کیا آپ مغربی ریاست میں رہتے ہیں؟" خاتون نے سوال کیا۔

"بچپن میں رہتا تھا۔ اب واپس جا رہا ہوں۔ میں نے اپنے بچپن کے موشیوں کے فارم پر کام کیا تھا۔ وہ فوت ہو گئے اور وہ فارم مجھے وراثت میں ملا۔ پہلے میں نے اسے بیچنے کا سوچا تھا۔ اچھی خاصی رقم ملتی۔ لیکن اب بڑے شہروں کی چکاچوند سے تھک چکا ہوں، اس لیے واپس جا رہا ہوں تاکہ وہیں زندگی گزار سکوں۔"

"کیا وہ جگہ بہت سنسان نہیں ہوگی؟"

"کبھی بکھار۔"

اب وہ اس کے قریب جانا چاہتی تھی، جیسے اس کی حفاظت میں خود کو محفوظ محسوس کر سکے۔ وہ اس لمحے سے خوفزدہ تھی جب اسے اپنے ڈبے میں واپس جانا ہوگا۔

تباہی کا سفر

اسے یقین تھا کہ ٹرین کے عملے کے پاس کوئی ماسٹر (چابی) ضرور ہوگی، جو کسی بھی بند دروازے کو کھول سکتی ہو۔ بیماری کی صورت میں، یا اگر کوئی مسافر مدد کے لیے گھنٹی بجائے۔ اگر عملے کے پاس ایسی چابی تھی، تو جس شخص نے اس کے ڈبے کی تلاشی لی تھی، اس کے پاس بھی ہو سکتی تھی۔

فرینک ہارڈوک نے مرنے سے پہلے اسے خبردار کیا تھا، "یاد رکھنا، وہ ہر جگہ ہیں۔ جب تمہیں لگے گا کہ کوئی تمہیں نہیں دیکھ رہا، تب بھی وہ تمہیں دیکھ رہے ہوں گے۔ جب تمہیں لگے گا کہ تم بھاگ کر محفوظ جگہ پہنچ گئی ہو، حقیقت میں تم ایک چالاک جال میں پھنس چکی ہوگی۔"

وہ چاہتی تھی کہ اس کی اندرونی گھبراہٹ کا کوئی نشان اس کے چہرے پر نہ دکھے جب اس نے اپنے دائیں طرف بیٹھے آدمی کی طرف مسکرا کر دیکھا۔
"مجھے مویشیوں کے کاروبار کے بارے میں بتائیں،" اس نے کہا۔

پوری رات وہ اپنے ڈبے میں بیٹھی دروازے کو دیکھتی رہی، اس لمحے کا انتظار کرتی رہی جب دروازے کا ہینڈل ہلکا سا مڑنے کی آواز آئے۔ پھر وہ چیخ کر، ڈبے کی دیواروں پر زور سے مکے مارے گی، اتنا شور کرے گی کہ خطرے کا الارم بج جائے۔

لیکن کچھ بھی نہیں ہوا۔ شاید "انہوں" نے یہی منصوبہ بنایا تھا۔ پہلے وہ اسے ایک رات جاگنے پر مجبور کریں گے، اور پھر جب تھکن اس کے جسم و دماغ کو مفلوج کر دے گی۔۔۔

ٹرین اچانک آہستہ ہو گئی۔ اس نے کلائی پر بندھی گھڑی پر نظر ڈالی، وقت ۵:۵۵ ہو چکا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ یہ ٹرین اس شخص کے لیے رک رہی ہے جس نے مویشیوں کا فارم وراثت میں پایا تھا۔

ہاورڈ کین—یہی نام اس نے بتایا تھا جب اس نے اس سے اپنی زندگی کی کہانی سنانے کو کہا تھا۔ ہاورڈ کین، اٹھائیس سالہ، غیر شادی شدہ، بظاہر امیر، جنگ کے

تباہی کا سفر

اثرات سے ذہنی طور پر متاثر، بڑے اور خاموش مقامات کی تلاش میں — وہ واحد شخص تھا جس پر وہ اس ٹرین میں بھروسہ کر سکتی تھی۔

اس میں ایک پرسکون اعتماد تھا، ایسا لگتا تھا جیسے وہ کسی بھی صورت حال کا مقابلہ کر سکتا ہے — اور اب وہ ٹرین سے اترنے والا تھا۔

اچانک ایک خیال اسے فوراً آیا — "وہ" شاید اس سے یہ توقع نہ کر رہے ہوں کہ وہ پہل کرے گی۔

"وہ" ہمیشہ پہل کرتے تھے — یہی وجہ تھی کہ وہ ہمیشہ ایک قدم آگے رہتے، اور ہمیشہ ناقابل شکست نظر آتے ہیں۔

وہ وقت، جگہ اور طریقہ خود منتخب کرتے تھے — اگر انہیں یہ برتری مل جائے تو۔۔۔

خاتون کے پاس سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ اس نے فوراً الماری کا دروازہ کھولا، اپنا چیک دار کوٹ نکالا، اس کا فروالا کالر کھڑا کر لیا، اور جیسے ہی ٹرین رکنے لگی، اپنے ڈبے کا دروازہ کھولا اور احتیاط سے باہر جھانکا۔

راہداری سنسان تھی۔

اسے مسافر ٹرین کے دوسرے سرے سے (ٹرین کا دروازہ) کھلنے کی آواز آئی۔ وہ مخالف سمت کی طرف بھاگی، ٹرین کے دروازے کے کنڈے کھولنے میں تھوڑی دیر لگی، پھر جیسے ہی دروازہ کھلا، اس نے پلیٹ فارم پر قدم رکھا۔

سرد صبح کی ہوا، جو بلند مقام کی تازگی سے بھرپور تھی، وہ اس کی طرف دوڑی اور ٹرین کو پیچھے چھوڑ دیا۔

ٹرین واپس چل پڑی۔

وہ سیرڑھیوں سے نیچے اتری اور پٹری کے کنارے بحری والے راستے پر پھلانگ لگادی۔

ٹرین نے رفتار پکڑ لی۔

خاموش اور تاریک ڈبے اس کے پاس سے تیزی سے گزرنے لگے، یہاں تک کہ پہیوں کی آواز ہلکی سی سرسراہٹ میں بدل گئی۔ اسٹیل کی پٹریاں ٹھنڈی صبح کی ہوا میں سمٹتی جا رہی تھیں، اور ان سے آواز آرہی تھی۔

اوپر آسمان میں ستارے چمک رہے تھے۔ مشرق کی سمت ہلکی روشنی نمودار ہو رہی تھی۔

اس نے کسی قصبے کو تلاش کرنے کے لیے اپنی نظریں دوڑائیں—لیکن وہاں کچھ بھی نظر نہیں آیا۔

صرف ایک مدھم سا منظر دکھائی دے رہا تھا—ایک مویشیوں کا باڑہ اور ایک گھوڑوں کا اصطبل۔

کہیں دور، ایک سڑک تھی۔

اسی سڑک پر ایک گاڑی کھڑی تھی، اور اس کا انجن چل رہا تھا۔

ہیڈلائٹس کی روشنی اندھیرے کو چیرتے ہوئے دو شعاعوں کی طرح آگے بڑھ رہی تھی، جن میں گھاس اور جھاڑ جھنکاڑ دکھائی دے رہے تھے جو تیز شمالی ہوا کے جھونکوں سے ہل رہے تھے۔

دو مرد بات کر رہے تھے۔ ایک دروازہ زور سے بند ہوا۔ وہ خوف کے عالم میں دوڑنے لگی۔ "رکو!" اس نے پکارا۔ "میرے لیے رکو!"

ٹرین میں واپس، موٹا آدمی، مکمل طور پر کپڑے پہنے اور شیو کیے ہوئے، کھلے ہوئے ٹرین کے دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا، پھر حال ہی میں خالی ہونے والے کپارٹمنٹ کی طرف بڑھا اور اندر چلا گیا۔

اس نے پیچھے چھوڑے گئے سامان کو چیک نہیں کیا۔ اس کی بجائے وہ کرسی پر بیٹھا، ایک ٹیلی گراف کا کاغذ میگزین پر رکھ کر پیغام لکھنے لگا۔

تباہی کا سفر

"بے وقوفانہ تلاشی کے جال نے اٹا کام دکھایا ہے۔ وہ ٹرین چھوڑ چکی ہے۔ اب صرف جال ڈالنا باقی ہے۔ میں پہلے مقام پر اتر کر ہوائی جہاز کرائے پر لوں گا اور ضلعی افسر سے رابطہ کروں گا۔"

دس منٹ بعد موٹا آدمی ٹرین کے کنڈیکٹر سے ملا۔ "مجھے بلندی سے تکلیف ہو رہی ہے،" اس نے کہا۔ "مجھے ٹرین چھوڑنی پڑے گی۔ کنڈکٹر کو بلاؤ۔"

"اتنا نیچے نہیں جاسکتے اگر آپ اتر گئے تو،" کنڈیکٹر نے کہا۔

"نہیں، مگر مجھے تازہ ہوا ملے گی اور ایک ڈاکٹر جو مجھے دل کی دوا دے گا۔ میں پہلے بھی اس راستے سے گزرا ہوں۔ کنڈکٹر کو بلاؤ۔"

اس بار کنڈیکٹر نے موٹے آدمی کے ہاتھ میں بیس ڈالر کا نوٹ دیکھا۔

دونوں مردوں کے درمیان، ٹرین کے گرم ماحول میں، وہ ایک قاتل کرنے والی کہانی بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔



ہاورڈ کین نے تعارف کے طور پر کہا، "یہ بک ڈوکسی ہے۔ مجھے افسوس ہے، کل رات آپ کا نام نہیں سنا۔"

"لڑکی نے فوراً کہا۔"

بک ڈوکسی، چٹان کی طرح چہرہ لیے، ایک ہاتھ اسٹیمرنگ وہیل پر رکھا، جب کہ دوسرے ہاتھ سے ٹوپی اتاری۔ "آپ سے مل کر خوشی ہوئی، محترمہ۔"

اس نے اس کی سرد مہری اور زبان سے زہر کی شدت کو محسوس کیا۔

ہاورڈ کین نے نرمی سے وضاحت کی کوشش کی۔

"یہ ایک سادہ سبب معاملہ تھا،" خاتون نے بے چین ہو کر ہنستے ہوئے کہا، "گاڑی میں اتنی گھٹن تھی کہ مجھے بالکل نیند نہیں آئی۔"

"تو پھر،" وہ فوراً آگے بڑھتے ہوئے کہنے لگی، "میں نے سوچا کہ تازہ ہوا کے لیے باہر نکلوں گی۔ جب ٹرین سست ہوئی اور میں نے اپنی گھڑی دیکھی تو مجھے پتا چلا کہ یہ آپ کا اسٹاپ تھا اور... خیر، مجھے لگا کہ ٹرین کم از کم کچھ منٹ کے لیے رک جائے گی۔ میں نے کنڈیکٹر کو نہیں دیکھا جو ٹرین کے دروازہ کھولے، تو خود ہی کھول کر زمین پر چھلانگ لگا دی۔"

یہی میری پہلا غلطی تھی۔

"آگے بتاؤ،" کین نے کہا۔

"ایک اسٹیشن پر آپ پلیٹ فارم پر قدم رکھتے ہیں جو پٹری کے ساتھ ہوتا ہے۔ مگر یہاں مجھے کچی پتھر جی سطح پر چھلانگ لگانی پڑی اور پھر میں زمین پر گر پڑی۔ جب میں اُٹھی تو گاڑی اتنی دور جا چکی تھی کہ۔ خیر آپ کو اس کا مطلب سمجھنے کے لیے اسکرٹس پہننا پڑیں گے۔"

کین نے سنجیدگی سے سر ہلایا۔ ہک نے اپنا سر موڑا اور کین کو سر د نظر سے دیکھا۔ اس نے کہا، "مجھے لگتا ہے کہ اگر مجھے اسکرٹ اوپر تک پھینچنے کی عقل ہوتی تو میں یہ کر سکتی تھی، لیکن پہلی کوشش میں 'میں یہ نہیں کر سکی اور پھر دوبارہ کوشش کرنے کا وقت نہیں تھا۔ ٹرین چلنے لگی۔"

خدا کی قسم، انہیں تمہیں اتارنا ہی پڑا تھا!"

"میں تھوڑے سامان کے ساتھ سفر کر رہا ہوں،" کین نے کہا۔

"تو پھر،" لڑکی نے کہا، "یہ تھی کہانی۔ اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟"

"خوب، آپ ہماری مہمان نوازی قبول کریں گی، یقیناً۔"

"کیا میں... کیا میں یہاں اگلی ٹرین کے لیے انتظار نہیں کر سکتی؟"

"یہاں کچھ نہیں رکنا سوائے ان مسافروں کے جو اسٹیشن سے آرہے ہیں،" اس نے کہا۔

"لیکن وہ ایک اسٹیشن ہے۔ کیا وہاں کوئی ڈیوٹی پر نہیں ہے؟"

"صرف جب مویشی بھیجے جا رہے ہوں،" بک ڈوکسی نے بتایا۔ "یہ ایک لوڈنگ اسٹیشن ہے۔"

"اوہ۔"

وہ سیٹ پر بیٹھ گئی، اور اپنے دائیں طرف ایک پُر امن مردانہ دوستی کا احساس کر رہی تھی، جبکہ بائیں طرف سرد مہری محسوس ہو رہی تھی۔

"مجھے لگتا ہے یہ بہت ہی بھوکا پن ہے، لیکن کیا ہم پہنچ کر ناشتہ کریں گے؟"

"مجھے افسوس ہے،" کین نے کہا، "نہیں۔ راستہ پختہ نہیں ہے۔ سڑک کا صرف ساٹھ فٹ حصہ پکا ہے۔"

"ساٹھ فٹ؟"

"ہاں، یہی سچ ہے۔ ہم یہاں سے پانچ میل شمال میں مین ٹرانس کانٹیننٹل ہائی وے عبور کریں گے۔"

"تو پھر ناشتہ کا کیا کیا جائے؟"

"خوب،" کین نے کہا، "گاڑی کے ٹرنک میں ایک کافی کا برتن اور پانی کی کینٹین ہے۔ مجھے یقین ہے کہ بک کچھ انڈے اور کچھ گوشت ساتھ لایا ہوگا۔۔۔"

"تمہارا مطلب یہ کہ یہاں کھلے میدان میں رک کر کھانا پکاؤ گے؟"

"جب آپ یہاں رکیں گی، تو آپ کھلے میدان میں ہی موجود ہیں، محترمہ،" بک نے کہا، جیسے اس کے الفاظ کسی غیر ضروری تنقید کا جواب ہوں۔

اس نے اپنی بہترین مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "کیا یہ بے ادبی ہوگی اگر میں پوچھوں کہ کب؟"

"اسی اگلے کچے میں۔۔۔ یہاں ہی۔۔۔ ابھی۔"

سڑک ایک خشک نالے کی طرف نیچے جا رہی تھی جو مشرق اور مغرب کی طرف بہہ رہا تھا۔ شمالی کنارے کی درمیانی سطح شمالی ہوا کو کم کر دیتی تھی۔ بک نے سڑک پر ٹریفک کی کمی کے باعث گاڑی کو ریت میں سیدھا روک دیا۔

انہوں نے علاقے کے اوپر جمع ہونے سورج کو دیکھا اور ناشتہ کیا۔ وہ امید کر رہی تھی کہ بک ڈوکسی کی سرد مخالفت باور ڈکین تک نہیں پہنچے گی۔

جب بک نے ایک پرانا کٹورا نکالا، تو اس نے کہا، "چونکہ یہاں صرف تم ہی خاتون ہو، لہذا تمہیں ہی برتن دھونے کا حق حاصل ہے۔"

"محترمہ،" بک نے کہا، "ہیں۔۔۔" اور پھر اچانک وہ رک گیا۔

محترمہ نے ہنستے ہوئے اسے ایک طرف دھکیل دیا اور اپنی آستینیں چڑھائیں۔ "صابن کہاں ہے؟" جب وہ آخری برتن دھو رہی تھی، اس نے نچلی پرواز کرنے والے جہاز کے انجن کی آواز سنی۔

تینوں نے اوپر دیکھا۔

چھوٹا طیارہ، جو خراب سڑک کے پیچھے سے آ رہا تھا، اچانک تیز موڑ لے کر مڑ گیا۔ "یقیناً وہ ہمیں دیکھ رہے ہیں،" بک نے کہا، اس کی نظریں کین کے چہرے پر مرکوز تھیں۔ "ان میں سے ایک کے پاس دوربین ہے اور وہ ویسا ہی دیکھ رہا ہے جیسے مویشی خریدار لوڈنگ پر دیکھتا ہے۔ کیا تمہیں نہیں لگتا کہ اب ہمیں یہ جاننا چاہیے کہ ہم کہاں پھنسے ہیں؟"

"مجھے لگتا ہے کہ ایسا ہی ہے،" کین نے کہا۔ اس کے ذہن کے رد عمل سے پہلے، بک ڈوکسی نے وہ پرس اٹھایا جو خاتون نے گاڑی کے کنارے پر چھوڑا تھا۔ وہ اس کی طرف دوڑتی ہوئی آئی۔

ڈوکسی نے اس کی گیلی کلانی کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ "آرام سے، محترمہ،" اس نے کہا، "آرام سے۔"

بک نے اسے پیچھے دھکیل دیا اور اس کا ڈرائیونگ لائسنس نکال لیا۔ "اصل نام،" وہ بولا، "لگتا ہے کہ جین مارلو ہے۔"

"کچھ اور؟" کین نے پوچھا۔
"پیسوں کا ڈھیر، پلسٹک، چابیاں اور... اوہ، کتنی رقم ہے!" وہ بے قابو ہو کر اس کی طرف دوڑ پڑی۔

ڈوکسی نے کہا، "اب، محترمہ، مجھے تمہیں سزا دینی پڑے گی اگر تم اسی طرح کرتی رہی۔"

جہاز دائرے میں گھومتا رہا، اور اس کے سوار واضح طور پر نیچے زمین پر منظر میں دیکھی لے رہے تھے۔

"اب— یہ کچھ اور ہے،" ڈوکسی نے کہا، اور ایک تہ شدہ اخبار کی کٹنگ نکالی۔

جین نے اچانک خود کو بے جان ہو کر گرتی ہوئی محسوس کیا۔

اب مزید بہانے بنانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔

ڈوکسی نے بلند آواز میں پڑھنا شروع کیا، "پوسٹ مارٹم سرجن کی رپورٹ کے بعد، پولیس، جو کبھی بھی اس بات سے مکمل طور پر مطمئن نہیں ہو پاتی تھی کہ فرینک ہارڈوک کی غیر وضاحت شدہ موت حقیقت میں خودکشی تھی، خوبصورت سیکرٹری، جین مارلو کی تلاش کر رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ نوجوان خاتون نے ہارڈوک کے ساتھ شہر کے ایک ریسٹورنٹ میں اس کی موت والی رات، رات کا کھانا کھایا تھا۔"

"ہارڈوک، مس مارلو کو چھوڑنے کے بعد، اس کی کہانی کے مطابق، سیدھا ایوا انگرام کے اپارٹمنٹ گیا، جو ایک نہایت خوبصورت ماڈل ہیں، لیکن وہ پولیس کو یہ یقین دلانے میں کامیاب ہو گئیں کہ وہ باہر کھا رہی تھیں۔"

تباهی کا سفر

انگرام کے اپارٹمنٹ میں داخل ہونے کے چند منٹ بعد ہارڈوک نے آٹھویں منزل سے پھلانگ لگا دی یا گر گیا۔

"گواہ کے انکشاف کے مطابق فرینک ہارڈوک ایک نوجوان خاتون کے ساتھ اپارٹمنٹ کے دروازے تک آیا تھا، جس کی تفصیل جین مارلو سے ملتی جلتی ہے، اور یہ ثبوت کہ ہارڈوک کے دفتر میں ایک چھپے ہوئے سیف سے چند ہزار ڈالر نکالے گئے تھے، پولیس ایک بار پھر مس مارلو سے سوالات کرنا چاہتی ہے۔ لیکن ابھی تک ان کی کوششیں بالکل بھی کامیاب نہیں ہو سکیں۔"

"اور یہاں اس نوجوان خاتون کی تصویر ہے،" بک نے کہا، "جس کے نیچے کچھ اور مواد ہے۔"

"جین مارلو، سائنسدان کی سیکنڈ ہنڈی، جو اپارٹمنٹ کی کھڑکی سے پھلانگ لگا کر اپنی موت کو پہنچا، اب پولیس کے ذریعے تلاش کی جا رہی ہے کیونکہ گواہ نے دعویٰ کیا ہے کہ اسے ہارڈوک کے ساتھ نوک جھونک کرتے ہوئے دیکھا تھا جب وہ اپارٹمنٹ ہاؤس کے دروازے کی بیل بجا رہا تھا، جس کے بعد ہارڈوک کو پھلانگ لگا کر سڑک پر پھینکا گیا۔"

اوپر، جہاز نے اچانک دائرے میں چکر لگانا روک دیا، اور سیدھا شمال کی طرف اڑنا شروع کر دیا۔

جب گاڑی شمال کی سمت میں چل رہی تھی، بک نے رفتار بڑھائی، اور سڑک کی خراب جگہوں کو چالاکي سے بچا لیا۔

جین مارلو، جو مایوسی کے عالم میں خاموش ہو چکی تھی، اس نے ایک آخری نجات کی کوشش کی جب وہ پکی سڑک عبور کر رہے تھے۔ "براہ کرم،" اس نے کہا، "مجھے یہاں اتار دو۔ میں واپس لاس ایجلس جا کر پولیس کو رپورٹ کروں گی۔" لیکن کی نظریں خاموش سوال کے ساتھ ڈرائیور کی طرف مڑ گئیں۔

"نہیں،" بک نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ "وہ جہاز ضلعی افسر کا اسکاؤٹ جہاز تھا۔ وہ ہم سے یہ توقع کرے گا کہ ہم تمہیں روکے رکھیں۔ مجھے خواتین کے بارے میں مزید پریشانی نہیں چاہیے۔"

"ٹھیک ہے،" جین نے آخری مایوسی سے کہا، "میں تمہیں ساری کہانی بتا دیتی ہوں۔ پھر میں اسے تمہاری حب الوطنی پر چھوڑ دیتی ہوں۔ میں فرینک ہارڈوک کی سیکرٹری تھی۔ وہ کسی ایسی چیز پر کام کر رہا تھا جو کائناتی شعاعوں سے متعلق تھی۔" "مجھے پتا ہے،" ڈوکسی نے طنزیہ انداز میں کہا، "اور اس نے تمہیں اپنا خفیہ فارمولہ بتایا تھا۔"

"احمق نہ بنو،" اس نے کہا، "لیکن وہ یہ جانتا تھا کہ وہ خطرے میں ہے۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ اگر کچھ بھی ہو جائے، تو جو کچھ اس نے مجھے دیا تھا، اسے ایک خاص شخص تک پہنچانا۔"

"بس بات کرتی رہو،" بک نے کہا۔ "ہمیں پیسوں کے بارے میں بتاؤ۔" اس کی آنکھوں میں مایوسی تھی۔ "مسٹر ہارڈوک کے دفتر میں ایک چھپا ہوا فلور محفوظ تھا۔ وہ ایمر جنسی کے لیے وہاں اضافی رقم رکھتے تھے۔ انہوں نے مجھے اطلاع دی اور کہا کہ اگر کچھ بھی ہو جائے تو مجھے اس محفوظ جگہ سے پیسہ نکالنا ہے اور ایک خاص کاغذ کے ساتھ اسے بوسٹن میں ایک خاص سائنسدان کے حوالے کرنا ہے۔"

بک کی شک و شبہ کی مسکراہٹ کین پر الفاظ سے کہیں زیادہ اثر انداز ہو رہی تھی۔ "فرینک ہارڈوک نے کسی کھڑکی سے پھلانگ نہیں لگائی،" وہ مزید بولی۔ "وہ ان کے لیے انتظار کر رہے تھے، اور انہوں نے اسے باہر پھینک دیا۔"

"یا پھر،" بک نے کہا، "ایک خاص نوجوان خاتون کو حسد ہو گیا، وہ اس کا پیچھا کرتی ہے، اسے کھڑکی کے قریب لاتی ہے اور پھر اچانک، بغیر کسی انتباہ کے، پھینک دیتی ہے۔ یہ پہلے بھی ہو چکا ہے، تم جانتی ہو۔"

تبای کا سفر

"اور لوگوں نے سچ بتایا ہے،" وہ آگ بگولا ہو کر کہنے لگی، "مجھے جو کچھ میں کر رہی ہوں وہ پسند نہیں، میں اسے اپنے وطن کا فرض سمجھتی ہوں — اور مجھے شاید مار ڈالا جائے گا، بالکل اسی طرح جیسے فرینک ہارڈوک کو مارا گیا تھا۔"

"اب سنو،" کین نے کہا، "اچھی لڑکیاں صبح سویرے ٹرین سے نہیں چھلانگ لگاتیں اور وہ کہانیاں نہیں سناتی جو تم سن رہے ہو۔"

تم نے اس ٹرین سے اس لیے چھلانگ لگائی کیونکہ تم کسی سے بچ کر بھاگ رہی تھیں۔"

اس نے کین کی طرف مڑ کر کہا، "میں امید کر رہی تھی کہ آپ سمجھیں گے۔"

"وہ سمجھتا ہے،" بک نے کہا، اور ہنس دیا۔

اس کے بعد وہ خاموش ہو گئی۔۔۔

اوپر، وقفے وقفے سے، جہاز واپس آ کر دائرے میں گھومتا رہا۔ ایک باریہ تقریباً پینتالیس منٹ تک غائب رہا اور اس نے امید کی کہ شاید انھوں نے اسے راستے سے ہٹا دیا ہے، مگر بعد میں اس نے محسوس کیا کہ وہ صرف ایندھن بھرنے گیا تھا اور پھر دوبارہ ان کے اوپر آ گیا۔

تقریباً نو بجے تھے جب بک نے سڑک کو چھوڑا اور کچھ غیر رنگے ہوئے، چھوٹے لکڑی کے بنے ہوئے جھونپڑیوں کی طرف بڑھا جو سرد ہوا کا مقابلہ کرتے ہوئے سردی کی برفباری کا انتظار کر رہی تھیں۔ عمارتوں کے پیچھے لکڑی سے ڈھکے پہاڑ تھے۔

جہاز کا پائلٹ بظاہر بہت پہلے ہی کھیت کو دیکھ چکا تھا۔ جیسے ہی بک نے سڑک چھوڑ کر رخ بدلا، جہاز نے دائرہ بناتے ہوئے لینڈنگ کے لیے آنا شروع کر دیا۔

جین مارلو کو گاڑی سے کین کے پورچ تک چلتے ہوئے سرد ہوا کا سامنا کرنا پڑا۔ ہاورڈ کین نے دروازہ کھولا، اور خود کو ایک ٹھنڈے کمرے میں پایا جو مردانہ رہائش کی

تباہی کا سفر

بوسے بھرا ہوا تھا، جہاں کاغذوں سے بھری میز، بندوقیں، ہرن اور ہرن کے سینگ پڑے تھے۔

چند سیکنڈ میں ہی اس نے پورچ پر قدموں کی آواز سنی، دروازہ کھلا اور موٹا آدمی اور اس کا ساتھی دہلیز پر کھڑے تھے۔

"تو جین،" موٹے آدمی نے کہا، "تم نے ہمیں کافی دوڑایا، ہے نا؟" پھر وہ دوسرے لوگوں کی طرف مڑا۔

"شاید مجھے اپنا تعارف کرانا چاہیے، لڑکوں،" اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا، پھر ایک والٹ نکالا اور بے پروائی سے اسے میز پر پھینک دیا۔

"میں جان فنڈلے ہوں، ایف بی آئی سے،" اس نے کہا۔
"یہ جھوٹ ہے،" وہ کہنے لگی۔ "کیا تم نہیں سمجھتے؟ یہ شخص دشمن ہے۔ ان کے کارڈ جعلی ہیں۔"

"نخوب، محترمہ،" دوسرے نے آنے والے شخص نے آگے بڑھتے ہوئے کہا،
"میرے کارڈ میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ میں یہاں کا ضلعی افسر ہوں، اور میں تمہیں حراست میں لے رہا ہوں۔"

اس نے اس کا پرس لیا اور کہا، "ممکن ہے کہ اس میں تمہارے پاس کوئی بندوق ہو۔"

اس نے پرس کھولا۔ فنڈلے جھک کر دیکھنے آیا اور کہا، "سب کچھ وہاں ہے۔"
"چلو، مس مارلو،" ضلعی افسر نے کہا، "تم واپس اس جہاز میں جا رہی ہو۔"

"تمہارے جہاز میں تین لوگ بیٹھ سکتے ہیں؟" فنڈلے نے پوچھا۔
ضلعی افسر نے موٹے آدمی کو غور سے دیکھا۔ "ہم تینوں نہیں۔"

"فنڈلے نے کہا۔ میں اس جہاز کو اڑا سکتا ہوں، میں قیدی کو لے جا کر بند کردوں گا، پھر تمہارے لیے واپس آ کر تمہیں لے جاؤں گا۔"

"نہیں، نہیں، نہیں!" جین مارلو نے چیخ کر کہا۔ "کیا تم نہیں دیکھ رہے، کیا تم نہیں سمجھ رہے، یہ شخص کوئی افسر نہیں ہے۔ میں وہاں کبھی نہیں پہنچ پاؤں گی۔ وہ..."

"چپ ہو جاؤ،" ضلعی افسر نے کہا۔

"ضلعی افسر، براہ کرم! تمہیں چمکے دیا جا رہا ہے۔ ایف بی آئی کو فون کرو، تمہیں پتہ چل جائے گا کہ..."

"میں پہلے ہی لاس ایجلس کے ایف بی آئی دفتر کو فون کر چکا ہوں،" ضلعی افسر نے کہا۔

"کین کی بھنویں تن گئیں۔" کیا یہ اس لیے تھا کیونکہ تمہیں شک تھا، ضلعی افسر؟

"فنڈلے نے خود یہ تجویز کیا تھا۔"

جین حیرت زدہ ہو کر کہنے لگی، "تمہارا مطلب ہے کہ انھوں نے تمہیں بتایا کہ..."

"انہوں نے اس کی ہر طریقے سے ضمانت دی،" ضلعی افسر نے کہا۔

"انہوں نے کہا کہ وہ جین مارلو کو تلاش کرنے آیا ہے، اور اسے ہر قسم کی مدد دینے کو کہا۔ اب مجھے تمہیں حراست میں لینا ہوگا..."

"وہ میری ذمہ داری ہے،" ضلعی افسر، "فنڈلے نے کہا۔"

ضلعی افسر نے منہ بنایا، پھر کہا، "ٹھیک ہے، میں واپس جا کر اپنے ایک نائب کو گاڑی کے ساتھ بھیجوں گا۔"

"بہت اچھا،" فنڈلے نے اتفاق کیا۔ "میں دیکھوں گا کہ وہ اپنی جگہ پر رہے۔"

جین مارلو نے مایوس ہو کر کہا، "میں فرض کرتی ہوں کہ جب مسٹر فنڈلے نے تمہیں لاس ایجلس کے ایف بی آئی دفتر کو فون کرنے کو کہا تھا، تو اس نے تمہیں نمبر دیا تھا

تاکہ تمہیں آپریٹر سے وقت ضائع نہ کرنا پڑے، کیا وہ نہیں؟"

"کیوں نہیں؟" ضلعی افسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "اگر وہ اپنا فون نمبر نہ جانتا تو

وہ ایف بی آئی کا بہت نامعقول ایجنٹ ہوتا۔"

تباہی کا سفر

موٹے آدمی نے اپنی جیب سے سگار نکالا۔ اس کا سر کاٹ کر، اور ماچس لگا کر اسے سلگایا، پھر ضلعی افسر کو آنکھ ماری۔

ہارڈکین نے فنڈلے سے کہا، "کیا میں ایک سوال پوچھ سکتا ہوں؟" "بالکل نہیں۔ جاؤ، جیسے چاہو ویسا کرو۔"

"میں اس کیس کے کچھ حقائق جاننا چاہوں گا۔ اگر تم کیس پر کام کر رہے ہوتے تو تمہیں پتہ ہوتا..."

"یقیناً،" فنڈلے نے کہا، اور اپنا سگار اچھی طرح جلاتے ہوئے بولا۔ "وہ ہارڈوک کے لیے کام کرتی تھی، جس کا ایک ماڈل کے ساتھ ایفیر تھا۔ ہم نے اس کا پیچھا کیا اور ماڈل کے اپارٹمنٹ تک پہنچے۔ ان کے درمیان جھگڑا ہوا۔ ہارڈوک کے بارے میں خیال کیا کہ وہ کھڑکی سے چھلانگ لگا کر گر گیا۔ وہ اس کے دفتر واپس گئی اور سیف سے پانچ ہزار ڈالر نکالے۔ پیسہ اس کے پرس میں ہے۔"

"تو کیا وہ حسد کرتی تھی؟"

"حسد اور لالچ۔ دونوں۔ یہ نہ بھولو کہ اس نے سیف سے پانچ ہزار نکالے تھے۔" "میں اپنے مالک کی ہدایات کے مطابق جو کچھ بھی کر رہی تھی،" جین نے کہا۔ فنڈلے نے مسکرا کر جواب دیا۔

"اور بھی یہ کہ،" اس نے غصے سے کہا،

"فرینک ہارڈوک کا اس ماڈل کے ساتھ کوئی ایفیر نہیں تھا۔ اسے اس کے اپارٹمنٹ میں لالچ دے کر بلایا گیا تھا۔ یہ ایک جال تھا اور وہ سیدھا اس میں پھنس گیا۔"

فنڈلے نے کہا، "ہاں۔ چابی جو ہمیں اس کی جیکٹ کی جیب سے ملی تھی، وہ اپارٹمنٹ کے دروازے کی تھی۔ اسے سڑک پر وہ چابی ملی ہوئی اور وہ اسے ایک شرافت کے طور پر مالک کو واپس کر رہی تھی۔"

ضلعی افسر ہنسا۔

ہاورڈ کین نے نوجوان عورت کو شک کی نظر سے دیکھا۔ "یہ مجرم نہیں لگتی۔"
 "اوہ، شکریہ!" وہ غصے میں آ کر بولی۔

فنڈلے کی نظر سرزنش کرنے والی تھی۔ "کتنے مجرم تم نے دیکھے ہیں، دوست؟"
 ڈوکسی نے سگریٹ بناتے ہوئے، دھوئیں سے اپنی آنکھوں کو سکڑایا اور اپنے
 بلند ایڑی والے سواری کے جوتوں کے پیچھے بیٹھتے ہوئے بولا، "کوئی شک نہیں کہ وہی
 وہ ہے جس نے سیف کھولا، ہے نا؟"

"پیسہ اس کے پرس میں ہے،" فنڈلے نے کہا۔

"کیا کوئی ساتھی تھا؟" بک نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ حسد اور لالچ تھا۔" فنڈلے نے ضلعی افسر کی طرف سوالیہ نظر سے دیکھا۔
 ضلعی افسر نے کہا۔ "میں جا کر گاڑی بھیج دوں گا،"

"بک نے جوش سے پوچھا۔ کیا تمہیں اعتراض ہوگا اگر میں تمہارے ساتھ جا کر
 نائب کے ساتھ واپس آ جاؤں، ضلعی افسر؟ میں ایک بار اس علاقے کو ہوائی راستے
 سے دیکھنا چاہوں گا۔ اس بڑے پہاڑ کے دوسری طرف ایک بکی سڑک ہے جہاں
 ریجنر کا اسٹیشن ہے۔ میں وہاں سے نیچے دیکھنا چاہوں گا۔ کسی دن وہ ہمیں آپس میں
 جوڑ دیں گے۔ ابھی یہ گھوڑے پر ایک گھنٹے کا سفر ہے۔"

"ضرور،" ضلعی افسر نے کہا۔ "آپ کا خیر مقدم ہے۔"

"بس مجھے گھوڑے پر زین ڈالنے کے لیے تھوڑا وقت دے دو،" ڈوکسی نے کہا۔
 "کین شاید گھوڑوں کا اصطبل کا معائنہ کرنے جانا چاہے۔ ضلعی افسر، آپ کو
 اعتراض تو نہیں ہوگا؟"

"جلدی کرو،" ضلعی افسر نے کہا۔

بک ڈوکسی کھیت کے باڑے میں گیا اور چند منٹ بعد ایک بوسیدہ نظر آنے والے
 چھوٹے گھوڑے کو زین ڈال کر اور لگام لگا کر لے آیا۔ اس نے باتیں ہاتھ میں لگام

تباہی کا سفر

رکھی اور گھوڑوں کا اصطبل کے "آفس" کے سامنے ڈھیلی ڈھالی لگام پھینک دی اور اندر آواز دی۔ "میں تیار ہوں، ضلعی افسر۔"

وہ پیارے کی طرف روانہ ہوئے۔ بک گاڑی کے قریب رک کر دستانے کی ٹوکری سے ایک نقشہ نکالنے کے لیے رکا، پھر ضلعی افسر کے ساتھ شامل ہونے کے لیے تیز تیز قدم بڑھائے۔ پیارے نے آدھی گردش کی، رک گیا، پھر آدھی گردش اور کی؛ انجن میں کھٹک ہوئی، پھر زور سے چل پڑا۔ ایک لمحے بعد، پیارہ ایک دھول کے بادل کے پیچھے چھپا رہا، پھر ایک چڑھتے ہوئے زاویے میں جھک کر جنوب کی طرف روانہ ہو گیا۔

جین مارلو اور کین اسے کھڑکی سے دیکھتے رہے جب تک وہ صرف ایک نقطے کی طرح نہیں رہ گیا۔

ہاورڈ کین نے کہا، "اب، مسٹر فنڈلے، میں آپ سے کچھ سوالات کرنا چاہوں گا۔" "یقیناً، براہ کرم، پوچھیں۔"

"آپ نے ضلعی افسر کو بہت چالاکی سے متاثر کیا،" کین نے کہا، "لیکن میں چاہوں گا کہ آپ وضاحت کریں..."

"اب جب کہ یہ بہت دیر ہو چکی ہے،" جین مارلو نے غصے سے کہا، "آپ نے اسے!..."

کین نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ "کیا تم نہیں سمجھتی، مس مارلو، مجھے ضلعی افسر کو ہٹانا ضروری تھا۔ وہ قانون کی نمائندگی کرتا ہے، چاہے وہ صحیح ہو یا غلط۔ لیکن اگر یہ شخص جعلی ہے تو میں تمہیں اس سے بچا سکتا ہوں۔"

فنڈلے کا ہاتھ اتنی تیز رفتاری سے حرکت کیا کہ روشنی کی لکیریں چھوڑ گیا۔ "ٹھیک ہے، ہوشیار آدمی،" اس نے کہا۔ "اب اسے بچا کر دکھاؤ۔" کین نے فوراً بندوق کی طرف دوڑ لگائی۔

فنڈلے کا رد عمل اتنا تیز تھا کہ وہ چند لمحوں کے لیے چونکا، اور کین کا مکہ ایک تیز قوس کی طرح آیا، اور بندوق کی آواز سے پہلے ہی اس نے اس پر حملہ کیا۔

موٹا آدمی غیر معمولی تیز رفتاری سے حرکت میں آیا۔ اس نے مکے کے ساتھ گرتے ہوئے مکمل طور پر اپنے جسم کو گھمایا اور پیچھے ہٹ گیا، آٹومٹک گن کو اپنے ہاتھ میں لے کر، اس کی آنکھوں میں غصے کی چمک تھی۔

"ہاتھ اوپر کرو،" اس نے کہا۔

اس کی آواز میں دشمنی یہ ظاہر کر رہی تھی کہ اس بار وہ کوئی ہچکاہٹ نہیں دکھائے گا۔

آہستہ آہستہ کین کے ہاتھ اوپر اٹھے۔

"پیچھے مڑو،" فنڈلے نے کہا۔ "اس کھڑکی کے قریب جاؤ۔ اپنے چہرے کو دیوار سے لگا دو۔ مجھے اپنا دایاں ہاتھ دو، کین۔ اب بایاں ہاتھ۔"

ایک ہموار حمزے کی رسی، جو ماہر انداز میں ڈیڑھ گرہ کر کے باندھی گئی تھی، کھینچ کر سخت کی گئی، پھر جلدی سے آدھا اور کھینچ کر باندھا گیا۔

لڑکی نے فنڈلے کی بے خبری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے خود کو اس پر گرا دیا۔

فنڈلے کے بڑے کندھوں کا وزن اس حملے کو اس طرح برداشت کر گیا کہ اس کے قدموں کی پوزیشن میں بھی کوئی فرق نہیں آیا۔ اس نے حمزے کی رسی کو آخری گرہ تک باندھا، پھر مڑ کر لڑکی کو پیٹ میں ایک زوردار مکا مارا۔

وہ کچھ لمحے کے لیے ٹانگوں سے لڑکھڑاتی رہی، پھر فرش پر گر پڑی۔

"اب، نوجوان خاتون،" فنڈلے نے کہا، "تم نے مجھے بہت مشکل میں ڈال دیا ہے۔ میں بس تمہارے بائیں جوتے میں موجود چیز لے لیتا ہوں۔ مجھے تمہارے لنگڑانے سے پتا چل گیا تھا کہ کچھ ہے..."

تبہا ہی کا سفر

اس نے جوتا کھینچ کر نکالا، اندر دیکھا، کچھ پریشان سا لگا، پھر اچانک لڑکی کے موزے والے پاؤں کو پکڑ لیا۔

اس نے لات مار کر چیخنے کی کوشش کی، لیکن اس کا سانس بند ہو چکا تھا۔
فنڈلے نے بے دلی سے اس کے موزے کے اوپر ہاتھ بڑھایا، بغیر کسی جھجک کے
پٹی کھولی، لڑکی کے پاؤں کے نیچے سے چپکنے والی ٹیپ نکالی اور گاڑی کی طرف
دوڑتے ہوئے اندر بچھلانگ لگا دی۔

"اب، کیا دیکھتے ہو!" اس نے کہا۔ "وہ لعنتی گاؤں والا چابیاں اپنے ساتھ لے
گیا۔۔۔ تو اس پہاڑوں کے دوسری طرف پکی سڑک ہے؟"
"چلو، گھوڑے، لگتا ہے ہمیں کوئی راستہ مل جائے گا۔ اگر نہیں ملا تو وہ درختوں میں
ہمیں کبھی نہیں ڈھونڈ پائیں گے۔"

بڑبڑاتے ہوئے، موٹا آدمی تیز قدموں سے اس جگہ پہنچا جہاں گھوڑا تین ٹانگوں پر
کھڑا تھا اور سورج کی روشنی میں اونگھ رہا تھا۔

فنڈلے نے لگام پکڑی، ایک پاؤں رکاب میں ڈالا، رکاب کو مضبوطی سے پکڑا، اور
خود کو جلدی سے سوار کر لیا۔

جین نے غصے سے بھری ایک تیز جانور کی آواز سنی۔ وہ سست نظر آنے والا
گھوڑا، جواب ایک دھماکے کی مانند ہو چکا تھا، ہوا میں اچھل گیا، اس کے کان گردن
کے ساتھ پیچھے ہو گئے۔

موٹا آدمی، جو گھوڑے کی زین کو پکڑ کر بے چین ہو کر اس سے لٹک رہا تھا،
کین نے پوچھا، "کیا تم میری رسی کھولنے جا رہی ہو، یا بس کھڑے ہو کر دیکھ رہی
ہو؟"

وہ اس کے پاس دوڑی، جنوبی انداز میں گرہ کھولنے کی کوشش کرتی ہوئی۔
جیسے ہی جین کے ہاتھ فارغ ہوئے، کین فوراً حرکت میں آ گیا۔

تبہا ہی کا سفر

فنڈلے، جو آدھا گھوڑے کی زین سے باہر تھا، کچھ لمحوں کے لیے نشے کی حالت میں گھوڑے پر جھک کر رہا، پھر ہوا میں اچھلا، آدھا مڑا اور ایک زوردار دھچکے کے ساتھ زمین پر گر گیا جس سے ساری زمین کانپ اُٹھی۔

کین کمرے سے نکل کر ایک رانفل پھڑے ہوئے آیا۔

"ٹھیک ہے، فنڈلے، اب میری باری ہے،" کین نے کہا۔ "اس بندوق کے سامنے کوئی حرکت مت کرنا۔"

فنڈلے نے تھوڑی سی کوشش کے ساتھ خود کو سنبھالنے کی کوشش کی، پھر بیزار سی آواز کی طرف مڑا اور اپنی بندوق کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

کین نے رانفل کو احتیاط سے سیدھ میں کیا اور اس کی بندوق کو اس کے ہاتھ سے چھین لیا۔

"اب، محترمہ،" کین نے کہا، "اگر تم چاہتی ہو کہ وہ کاغذ اس کی جیب سے نکال لو۔۔۔"

وہ فنڈلے کی طرف دوڑی، اس کے پاؤں بے قابو انداز میں اڑتے ہوئے، حالانکہ وہ صرف ایک جوتا پہنے ہوئی تھی اور دوسرے پاؤں میں نہ جوتا تھا اور نہ موزہ تھا۔۔۔



دوپہر سے کچھ پہلے جین مارلو نے بک ڈوکسی کے مکمل طور پر مردانہ کچن میں قدم رکھنے کا فیصلہ کیا تاکہ دوپہر کا کھانا تیار کرے۔ ہاورڈ کین نے فنڈلے کو چالبازی کا کوئی موقع نہ دیتے ہوئے اس کی بندھی ہوئی کلائیوں کے باوجود اس پر بندوق تانی رکھی۔

"بک مجھ سے اور نفرت کرے گا،" جین نے کہا۔ "یہ نہیں کہ وہ پہلے ہی مجھ سے نفرت نہیں کرتا۔"

"بک عورتوں سے مایوس ہو چکا ہے،" کین نے وضاحت کی۔

میں نے تمہیں پہلے ہی خبردار کرنے کی کوشش کی تھی۔ وہ چین میں ایک لڑکی کے ساتھ منگنی کیے ہوئے تھا۔ کسی کو نہیں پتا کہ کیا ہوا، لیکن ان دونوں نے ایک دوسرے کو چھوڑ دیا۔ مجھے لگتا ہے کہ جتنا وہ بد حال ہے، وہ لڑکی بھی اتنی ہی بد حال ہوگی، لیکن نہ وہ پہلا قدم اٹھانے کی، نہ وہ۔ لیکن خدا کے لیے، اس کے کچن کو عورتوں کے لیے دوبارہ ترتیب دینے کی کوشش مت کرنا۔ بس کوئی ڈھکن کھول لو اور کافی بنا لو۔"

فنڈلے نے کہا، "مجھے نہیں لگتا کہ تم دونوں کے ساتھ کوئی سودا کرنا مفید ہوگا۔" کین نے بندوق کی لکیریں فنڈلے کی طرف لپیٹ کر اس کا جواب دیا۔ جین، کچن میں درازیں کھولتے ہوئے، برتنوں کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہی تھی، اچانک بک ڈوکسی کا ذاتی غم دریافت کر بیٹھی۔ ایک دراز میں خطوط اور ایک لڑکی کی تصویر رکھی ہوئی تھی۔

تصویر کو کئی ٹکڑوں میں پھاڑ کر پھر محنت سے جوڑا گیا تھا اور ڈھانپ دیا گیا تھا۔

تصویر کے سامنے لکھا تھا۔ "بک کو دل وجان سے،" پرل۔"

جین نے دراز کھولنے پر احساس ندامت محسوس کی، لیکن عورت ہونے کے ناطے تجسس نے اسے اتنا وقت دیا کہ اس نے دراز بند کرنے سے پہلے ایک لفافے کے اوپر باتیں طرف "پرل" کا واپسی پتہ دیکھ لیا، جو بک ڈوکسی کے نام تھا۔۔۔

جب وہ دوپہر کا کھانا ختم کر رہے تھے، تب انھوں نے جہاز کی آواز سنی۔

وہ دروازے کی طرف گئے، زمین پر اترتا ہوا اور پھر کم بلندی والی لکڑی کی عمارتوں کے قریب آتا ہوا۔

ضلعی افسر اور بک ڈوکسی کمرے کی طرف دوڑنے لگے، اور جین مارلو کے لیے یہ تسلی تھی کہ ضلعی افسر کے چہرے پر تقریباً مذاق کے طور پر راحت کا اظہار تھا جب اس نے کین کو رافٹل کے ساتھ اور فنڈلے کو بندھی ہوئی کلائیوں کے ساتھ دیکھا۔ جین نے ڈوکسی کی تیز باتوں کا آخری حصہ سنا، جو وہ کین کو دے رہا تھا۔

"میں عورت پر اتنا اعتبار نہیں کر سکتا تھا، لیکن اس کی کہانی ٹھیک تھی اور اس مجرم کی نہیں۔ میں نے سوچا تھا کہ تم سمجھو گے کہ میں کیا کر رہا تھا۔ میں ضلعی افسر کے ساتھ آیا تھا تاکہ لاس ایجلس میں ایف بی آئی کو کال کر سکوں۔ کیا پتہ چلا؟ فنڈلے ایک بدنام دشمن جاسوس ہے۔ وہ اسے اتنی شدت سے مطلوب ہیں جیسے... تمہیں کیا معلوم؟"

کین نے مسکرا کر کہا، "میں نے فیصلہ کیا کہ فنڈلے کو ذاتی طور پر تفتیش کے لیے مجبور کروں گا۔ اس نے میرے سوالات کا جواب بندوق سے دیا۔ اگر وہ گھوڑا نہ ہوتا تو..."

بک کا چہرہ مسکراہٹ میں بدل گیا۔ "وہ اس پر یقین کر گیا؟" "یقین کر گیا، اور پھر گھوڑے سے نیچے گر گیا،" کین نے کہا۔ "اگر وہ نیا تندرست نوجوان نہ ہوتا تو وہ یہ نوٹ کرتا کہ میں نے گھوڑا باڑے سے باہر نکال کر اس پر سوار ہونے کی بجائے کسی دوسرے کو سوار کروانے کا فیصلہ کیا۔" "پرانا فاکس" ایک کرتب والا گھوڑا ہے، قابو میں نہ آنے والا اور کودنے والا۔ یہ گھوڑا بالکل نرم مزاج ہوتا ہے جب تک کہ اسے یہ احساس نہ ہو کہ اس کے کام کا وقت آچکا ہے، اور پھر وہ ہر حکم ماننا ہے جب تک کہ وہ دس سیکنڈ کی سیٹی کا آواز نہ سن لے۔ میں نے سوچا تھا کہ فنڈلے کچھ کرے گا، اس سے پہلے کہ میں ضلعی افسر کو جھانسنے دے کر واپس آ سکوں گا۔"

تبای کا سفر

یہ صرف جین مارلو کی ایک اچانک حرکت تھی جس نے صبح سویرے ٹرین چھوڑنے پر مجبور کیا۔

صرف ایک حرکت کی وجہ سے اس نے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پرل کا نام ٹیلی گرام پر جعل سازی کے ذریعے لکھنے پر مجبور کیا جب وہ شمالی امریکہ کے راستے سے گزر رہا تھا۔

ٹیلی گرام بک ڈوکسی کے نام، فارسٹ ریجنر اسٹیشن کے سینٹر میں بھیجا گیا تھا اور اس میں لکھا تھا:

"بک، میں تم پر بہت فخر کرتی ہوں۔ پرل"

پیغام بھیجنے کے بعد، جین نے پرل کو تلاش کیا اور عام طور پر اسے اس پھٹی ہوئی تصویر کے بارے میں بتایا جو بڑی محنت سے جوڑی گئی تھی۔

آدھا گھنٹہ بعد، جین ایک بار پھر مشرق کی طرف روانہ تھی، اس تیز رفتار مسافر ٹرین میں سوار، یہ سوچتے ہوئے کہ کیا اس کی محبت کے لیے کی گئی کوششوں نے دو لوگوں کی دشمنی کو جنم دیا ہے، یا شاید وہ کامیاب ہوئی ہے۔

جب وہ اوماہا پہنچی، تو دو ٹیلی گرام موصول ہوئے۔ ایک ہاورڈ کین کی طرف سے تھا اور صرف اتنا لکھا تھا۔

"تم بالکل درست تھے۔ کبھی بھار مجھے بہت اکیلا لگتا ہے۔ آج رات کے لیے کھانے کی تاریخ رکھو۔ تمہیں اپنے مشن کے لیے باڈمی گارڈ کی ضرورت ہے اور میں شکاگو جا رہا ہوں تاکہ تم سے ٹرین پر ملوں اور مغربی امریکہ کے موسم کو مستقل رہائش کے طور پر ڈسکس کر سکوں۔"

محبت کے ساتھ، ہاورڈ"

دوسرا ٹیلی گرام بڑا سر پر اتر تھا۔ اس میں لکھا تھا۔
"مجھے لگتا ہے کہ مجھے یہ سزا ملنی ہی تھی۔ پرل اور میں دونوں محبت بھیجتے ہیں آپ
کو۔ مجھے لگتا ہے کہ میں نے کبھی یہ نہیں سمجھا کہ خواتین ایسی ہوتی ہیں۔

تمہارا، بک ڈوکسی"

اختتام۔۔۔!!!

مترجم : مظہر حسین

ایم اے (بین الاقوامی تعلقات)

0312-2433707

*"Flight Into Disaster." First published in This
Week Magazine as a two-part serial, May 11 and
May 18, 1952;
copyright © 1952 by Erle Stanley Gardner,
renewed 1970.*